Majallah-yi Talim o Tahqiq
مجلہ تعلیم و تحقیق
Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem,
Sector H-15, Islamabad, Pakistan
مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان
ISSN (P): 2618-1355, ISSN (Online): 2618-1363

منتخب مشاہیر اوروابستگان جماعت اسلامی کی خدمات سیرت کا موضوعاتی جائزہ

A thematic review of the biographies of selected celebrities and relatives of Jamaat-e-Islami

ڈاکٹر حسین بانو۔[1]
مصباح بتول[2]

ABSTRACT

Jamaat-e-Islami, established in 1941, has developed into a global Islamic movement operating under different names but adhering to a unified ideology, mission, and vision. In Pakistan, numerous scholars, writers, and intellectuals have articulated their devotion to the Prophet Muhammad (peace be upon him) through literary works, particularly on his Seerah (biography). Writing on the Seerah is widely regarded as both a spiritual blessing and an intellectual contribution, as it strengthens the connection between the Prophet's exemplary life and contemporary Muslim thought. The purpose of this study is not merely to provide a descriptive account, but to present the life and character of the Prophet Muhammad (peace be upon him) as highlighted by these authors. In doing so, it seeks to build a connection with the intellectual and spiritual contributions of our predecessors, enabling us—whether as readers or as lovers of the Messenger—to benefit from their legacy. Through this effort, the research aims to rekindle an appreciation of the Prophet's life and character among readers, while also contributing to the broader field of Seerah studies.

Key words: Jamaat-e-Islami, Seerah Literature, Prophetic Biography, Contemporary Seerah Studies

[1]۔ اسسٹنٹ پروفیسر، پریسٹن یونیورسٹی کراچی
[2] ایم فل اسکالر، بحریہ یونیورسٹی کراچی

موضوع کا تعارف

جماعت اسلامی پاکستان ملک کی سب بڑی اور پرانی مذہبی اسلامی اور سیاسی تحریک ہے. اس کا آغاز بیسویں صدی کے مفکرِ اسلام سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اسلامی نظام کے احیاء کے لیے کیا تھا۔ یوں قیام پاکستان سے قبل ۳ شعبان 1360ھ بمطابق 26 اگست 1941ء کو جماعت اسلامی قیام پذیر ہوئی اور یکم جون 1957 بمطابق 2 ذی القعدہ 1376ھ کو اس کا دستور نافذ العمل ہوا۔ دستورِ جماعت کے مطابق جماعت اسلامی کا بنیادی عقیدہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ جماعت اسلامی کی تمام سعی و جہد کا مقصود عملاً اقامت دین اور حقیقتاً رضاء الٰہی اور فلاحِ اُخروی کا حصول قرار دیا گیا۔ دستور میں لفظ اقامت سے مراد محض مسجدوں میں دین قائم کرنا، یا چند مذہبی عقائد اور اخلاقی احکام کی تبلیغ کر نہیں، بلکہ دستور کے مطابق اس سے مراد گھر، مسجد، کالج، منڈی، تھانے، چھاونی، ہائیکورٹ، پارلیمنٹ، ایوان وزارت اور سفارت خانے سب پر اس ایک ہی خدا کا دین قائم کرنا، جس کو ہم نے اپنا رب اور معبود تسلیم کیا ہے اور سب کا انتظام اسی ایک رسول ﷺ کی تعلیم کے مطابق چلایا جائے، جسے ہم اپنا ہادی برحق مان چکے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر ہم مسلمان ہیں تو ہماری ہر چیز کو مسلمان ہونا چاہیے۔ اپنی زندگی کے کسی پہلو کو بھی ہم شیطان کے حوالے نہیں کر سکتے، ہمارے ہاں سب کچھ خدا کا ہے۔ شیطان یا قیصر کا کوئی حصہ نہیں ہے[3]۔

جماعت اسلامی نے اپنی دعوت کا بنیاد اور محور کتاب و سنت کو بنایا ہے جیسا کہ سید مودودی فرمایا: قرآن و سنت کی دعوت لے کر پوری دنیا پر چھا جاو اور ہمیشہ اپنی سرگرمیوں میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت واسوہ سے رہنمائی کو لازمی اور بنیادی قرار دیا۔ مولانا صدر الدین اصلاحی جو جماعت اسلامی کے اولین راہنماوں میں سے ایک تھے، نے ایک جگہ لکھا ہے: جو اسلام قرآن اور احادیث کے اندر الفاظ کے جامے میں ہے وہ رسولِ خدا ﷺ کی سیرت اور آپ کے اسوہ کے اندر عملی شکل میں مجسم ہو کر آنکھوں کو دکھائی دے جاتا ہے۔ اسلام کے اس عملی مجسم نمونے کی ضرورت کسی پر مخفی نہیں ہو سکتی۔ الفاظ و عبارت سے بات کو پوری طرح پا لینا اکثر بہت مشکل ہوتا ہے، لیکن جب اس کا مدعا مثالوں سے سمجھا دیا جائے تو ذہن کی ساری گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اس لئے اگر کسی کو یہ معلوم کرنا ہو کہ اسلام فی الواقع اپنی کامل اور منقح شکل میں کیا ہے؟ تو اس کے لئے رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی سے بہتر شارح اور ترجمان کہیں اور نہیں مل سکتا[4]۔

سیرت النبی علی صاحبہا صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ سے لکھا جاتا رہا ہے اور لکھا جا رہا ہے۔ سیرت پر اردو زبان میں سینکڑوں کیا معنی ہزاروں کتابیں موجود ہیں، سیرت پر لکھنا سعادت کا باعث ہے وہ ادارے، جماعتیں، بورڈ و افراد خوش نصیب ہیں۔ جن کو یہ سعادت حاصل ہے اور انشاءاللہ روز محشر نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب ہو گی۔

---

3 جماعت اسلامی کا مقصد، تاریخ اور لائحہ عمل: ص ۳، مکتبہ جماعت اسلامی لاہور، ۱۹۹۵ء۔

2 دین کا مطالعہ، مرکزی مکتبہ اسلامی، پبلشرز نئی دہلی، ۱۹۹۰، ص ۲۲-۲۳۔

1۔سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور سیرت سرورِ عالم ﷺ (3 ستمبر 1903-22 ستمبر 1979)

مولانا مودودیؒ بیسویں صدی کی نابغہ روزگار شخصیت تھے انہوں نے اسلام کے مکمل نظام حیات کو مضبوط عقلی دلائل کے ساتھ جدید دور کی زبان میں اس طرح پیش کیا ہے کہ ان کی تقریر اور تحریر سے پوری انسانی زندگی کے بارے میں اسلام کے نقطہ نظر کا جامع علم حاصل ہو جاتا ہے۔

مولانا سید ابو اعلیٰ مودودی ستمبر 1903ء ہندوستان کی ریاست حیدر آباد کے مشہور شہر اورنگ آباد میں جمعہ ساڑھے گیارہ بجے دن کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد کا نام مولوی احمد حسن تھا۔سید مودودیؒ کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے بیک وقت گوناگوں اوصاف جمع کر دیئے تھے لیکن ان پر دین کی محبت ہر چیز سے زیادہ غالب تھی اور عمر بھر مختلف انداز سے انہوں نے خدمت کی۔آپ کی تعلیم و تربیت کا اہتمام والد گرامی نے کیا۔اور ایک اتالیق کا انتظام فرمایا جو سید صاحب کو عربی اور علوم دینیہ کی تعلیم دیا کرتا تھا ۱۱ سال کی عمر میں انہوں نے مولوی کا امتحان پاس کر لیا تھا ۱۹۱۸ء میں آپ نے صحافتی زندگی کا آغاز کیا۔1920ء میں ہفتہ وار "تاج" کے ایڈیٹر مقرر ہوءے۔26 جولاءی 1922 کو جمیعت العلماءے اسلام ہند کے ہفتہ وار اخبار "مسلم" کے ایڈیٹر بنے۔20 فروری 1925 کو سہ روزہ اخبار "الجمعیۃ" کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۶ء کے آخر میں شدھی تحریک کے بانی شردھانند قتل ہو گئے اور کانگریس نے ایک طوفان مسلمانوں کے لئے کھڑا کر دیا کہ اسلام خون خواری سکھاتا ہے اس پہ مولانا جوہر کی پکار پہ کہ کاش! کوئی اللہ کا بندہ ان الزامات کا جواب میں اسلام کا صحیح نقطہ نظر پیش کرے،ان تقریر سننے والوں میں ۴۲ سالہ مولانا مودودی تھے جنہوں نے شہرہ آفاق تصنیف الجہاد فی الاسلام 1930ء تالیف کی تفہیم القرآن 1949ء کے مصنف سید مودودی کی بہت سی تصانیف ہیں لیکن جنہوں نے عالمگیر شہرت اختیار کی وہ دینیات 1937، خطبات، تنقیحات 1938ء مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش 1930 سے 1939ء، مسئلہ قومیت 1939ء، ترجمہ قرآن حواشی 1976ء، تفہیم الحدیث 5 جلدیں، تصریحات، تفہیمات اول دوم سوم 1940 تا 1963ء، اسلام اور جدید معاشی نظریات 1959ء، اسلامی معیشت کے اصول، تجدید احیاءے دین 1940ء، سیرتِ سرورِ عالم ﷺ اول دوم اکتوبر 1978ء، سنت کی آءینی حیثیت، قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں 1941ء، رسائل و مسائل چھ حصے،، اسلامی ریاست، اسلامی قانون اور پاکستان میں اس کے نفاذ کی علمی تدابیر 1948ء، خلافت و ملوکیت 1966ء، دولتِ آصفیہ اور حکومتِ برطانیہ 1928ء، اسلامی دستور کی تدوین 1952ء، دکن کی سیاسی تاریخ 1935ء اسلامی دستور کی تدوین 1952ء قایانی مسءلہ 1953، پردہ وغیرہ۔ مولانا کی زندگی کے نصب العین کا اندازہ اس وقت کے ان کے 'ترجمان القرآن' سے لگایا جا سکتا ہے۔ ''میں نے جس کام کو مقصد حیات بنایا اسی کو انجام دینے کے لئے اس پرچے کو چلا رہا ہوں''[5].

امام ابوالاعلیٰ مودودیؒ سے ایک صحافی نے سوال کیا تھا: آپ کا راستہ بہت دشوار گذار ہے، اور آپ کو اصلاحات، یا اصلاح حال کی بہت زیادہ امید نہیں، پھر اس راستے میں آئندہ پیش آنے والی مشکلات اور مصائب کے لئے آپ نے کیا تیاری کی ہے اس پر سید ابو اعلیٰ مودودیؒ نے فرمایا: ''

رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے ہمارا ہتھیار ایمان ہے، مظالم کا سامنا کرنے کے لئے ہمارا ہتھیار صبر ہے، جیلوں اور قید خانوں میں زندگی گذارنے کے لئے ہمارا ہتھیار قرآن مجید اور ذکرِ الٰہی ہے اور تختہ دار پر ہمارے لئے وجہ تسکین یہ آیت ہے: وَعَجِلْتُ الیک رَب لِتَرضی [6]

"میں جلدی کر کے تیرے حضور آ گیا ہوں سے رب تا کہ تو مجھ سے خوش ہو جائے"۔

[5] ترجمان القرآن، عدد ۶، جلد ۸، بحوالہ احمد، خورشید، ''تحریک اسلامی، ایک داستان، ایک تاریخ، مشمولہ، ''چراغ راہ''، تحریک اسلامی نمبر، ۱۰۱

[6] القرآن، ۲۰:۸۴

سیرت سرور عالم ﷺ کی یہ انفرادیت ہے کہ انہوں سیرت کو ایک متحرک فکر اور فعال تحریک کے تناظر میں دیکھا ہے اس تصنیف میں ان کا تصنیفی تجزیہ، سیرتی علم اور اسلوبی حسن اپنے معراج پر ہے۔[7]

بحیثیت مجموعی سیرت سرور عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و کردار اور آپ ﷺ کے ابدی پیغام کو جس خوبصورت اور عالمانہ انداز میں پیش کرتی ہے اس کی مثال دور حاضر کی کتب سیرت میں کم کم ملتی ہے۔

سیرتِ سرورِ عالم سید ابو الاعلی مودودیؒ کی سیرت النبی ﷺ پر جامع کتاب ہے جس کی ترتیب و تکمیل میں مولانا عبد الوکیل علوی, مولانا نعیم صدیقیؒ نے اہم کردار ادا کیا۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے جلد اول منصب نبوت، نظام وحی، بعثت آنحضور ﷺ اور ما قبل بعثت کے ماحول اور دعوت کی مخاطب قوم اور عرب کے مختلف گروہوں کے احوال پر مشتمل ہے اور دوسری جلد نبی کریم ﷺ کی پیدائش سے لے کر ہجرت مدینہ تک کے احوال واقعات کے متعلق ہے۔ سیرتِ سرورِ عالم ﷺ سے ایک پیرا گراف لیا ہے جس میں مولانا مودودیؒ نے امتِ وسط کے حوالے سے رقمطراز ہیں:

"اُمّتَ وسط" کا لفظ اِس قدر وسیع معنّویت اپنے اندر رکھتا ہے کہ کسی دوسرے لفظ سے اس کے ترجمے کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔ اِس سے مراد ایک ایسا اعلیٰ اور اشرف گروہ ہے، جو عدل و انصاف اور توسُّط کی روش پر قائم ہو، جو دنیا کی قوموں کے درمیان صدر کی حیثّیت رکھتا ہو، جس کا تعلق سب کے ساتھ یکساں حق اور راستی کا تعلق ہو اور ناحق، ناروا تعلق کسی کا نہ ہو"۔[8]

2۔ طالب ہاشمی / خلق عظیم ﷺ (1923-2008)

محمد یونس قریشی المعروف طالب ہاشمی اور ادبی نام طالب الہاشمی[9] ہے 12 جون 1923 کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ 16 فروری 2008 میں لاہور میں انتقال ہوا بلند پایہ ادیب، سوانح نگار، تذکرہ اور سیرت نگار تھے۔ طالب ہاشمی کی چھوٹی بڑی تصانیف کی تعداد 120 تک پہنچتی ہے تاہم ان کی مستقل تصنیفات 30 کے قریب ہیں۔[10] پہلی تصنیف "یہ تیرے پر اسرار بندے اور آخری تصنیف اخلاقِ پیغمبری ہے۔ معروف کتب میں تیس پروانے شمع رسالت کے پروانے کے اور تذکارِ صحابیات ہے۔

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا یہ ایمان ہے کہ دنیا کے کسی بھی مقام پہ اسلامی معاشرے کی تشکیل صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب اس معاشرے کا ہر فرد اس یقین محکم کے ساتھ رحمت عالم کے اسوہءحسنہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنائے۔ باالفاظ دیگر وہ اخلاق حسنہ اختیار کرے اور برے اخلاق سے اپنی حفاظت کرے۔ یعنی ایک حقیقی اسلامی معاشرہ جن عناصر سے تشکیل پاتا ہے وہ یہ تین ہیں: پہلا قرآن، دوسرا رسول کے ارشادات ونصائح، تیسرا آپ کی ذات گرامی اور آپ کی حیات طیبہ کا عملی نمونہ جو آپ کے خلق عظیم یا اسوہءحسنہ سے عبارت ہے۔ اخلاق کے دو پہلو ہیں ایک ایجابی اور دوسرا سلبی۔ ایجابی میں وہ امور آتے ہیں جن میں آپ نے کرنے کا حکم دیا ہے اور آپ نے خود بھی کر کے

---

7 علامہ یوسف القرضاوی، مولانا مودودی: مصلح اور داعی انقلاب، منشورات لاہور ۲۰۱۶، ص ۷۵، ۷۴۔

8 سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ سیرتِ سرورِ عالم ﷺ، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، اکتوبر ۱۹۷۸ء، ج ۲، ص ۴۶۰۔

9 طالب ہاشمی، ہمارے پیارے رسول ﷺ، البدر پبلیکیشنز، ص ۵۔

10 سیرت النبیؐ پر گراں قدر کتابوں کے مصنف 'طالب الہاشمی' از محمد اسلم لودھی۔

https://dailypakistan.com.pk/13-Feb-2023/1544580

دیکھائے ہیں جیسے خوش اخلاقی، عفوودر گزر، حلم و تحمل، صلح جوئی، توکل، خوش کلامی، اطاعت والدین، رحم، غصے کو پی جانا، حیا، صلہ رحمی، راست گفتاری، ایفائے عہد، عیادت، تعزیت، مہمان نوازی، سخاوت، میانہ روی وغیرہ اور سلبی میں وہ امور آتے ہیں جن سے آپ نے منع کیا ہے جیسے خیانت، دروغ گوئی، قطع رحمی، تمسخر، غیبت، دریوزہ گری، بے حیائی، بخل، حسد، بغض، کینہ، تکبر اور ریاکاری آتے ہیں۔ یہ کتاب جو قارئین کے ہاتھوں میں ہے اس کا یہی موضوع ہے۔ جس میں اخلاق نبوی کے دونوں پہلو بہترین طریقے سے دیکھائے گئے ہیں۔ اللہ تعالی جناب طالب الہاشمی صاحب کو اجر عطا فرمائے۔

ہمارے رسول پاک ﷺ (صدارتی ایوارڈ یافتہ)

محترم طالب ہاشمی کی تحریر کردہ آسان فہم، سلیس، دلچسپ کتاب ہے جس میں جچے تلے حالات اور آخری حد تک صحیح واقعات ہیں۔ یہ کتاب ایسی ہے جس کو اسکول کے نصاب میں رکھا جا سکتا ہے تاکہ اساتذہ اسکی روشنی میں اپنے بچوں اور شاگردوں کو سیرت پاک کے واقعات ذہن نشین کروا سکیں اس کتاب میں آنحضرت ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کے مختلف پہلوؤں کا دل میں کھب جائے والے طریقے سے ذکر کیا گیا ہے۔

3۔ محمد رفیع ہاشمی / خطبات رسول ﷺ (9فروری 1940ء-25جنوری 2024ء)

رفیع الدین ہاشمی 9فروری 1940ء کو پیدا ہوئے، پاکستان کے نامور ماہر اقبالیات، محقق اور سفر نامہ نگار تھے، وہ اورینٹل کالج لاہور کے شعبہ اردو کے چیئرمین اور جامعہ پنجاب کے شعبہ اقبالیات کے پروفیسر بھی رہے ہیں۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے اقبالیات اور اردو زبان پر درجنوں کتابیں تالیف کی ہیں جن میں اصنافِ ادب، خطوطِ اقبال، کتابیاتِ اقبال، تصانیفِ اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ شامل ہے۔

سیرت نبوی ﷺ کا موضوع ہر دور میں مسلم علماء و مفکرین کی فکر و توجہ کا مرکز رہا ہے، اور ہر ایک نے اپنی اپنی وسعت و توفیق کے مطابق اس پر خامہ فرسائی کی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرنا ہمارے ایمان کا حصہ بھی ہے اور حکم ربانی بھی ہے۔ قرآن مجید نبی کریم کی حیات طیبہ کو ہمارے لئے ایک کامل نمونہ قرار دیتا ہے۔ اخلاق و آداب کا کونسا ایسا معیار ہے، جو آپ کی حیات مبارکہ سے نہ ملتا ہو۔ اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ کے ذریعہ دین اسلام کی تکمیل ہی نہیں، بلکہ نبوت اور راہنمائی کے سلسلہ کو آپ کی ذات اقدس پر ختم کرکے نبوت کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ سیرت انسانیت کی بھی تکمیل فرمادی کہ آج کے بعد اس سے بہتر، ارفع و اعلی اور اچھے و خوبصورت نمونہ و کردار کا تصور بھی ناممکن اور محال ہے۔ آپ کی سیرت طیبہ پر متعدد زبانوں میں بے شمار کتب لکھی جا چکی ہیں، اور لکھی جا رہی ہیں، جو ان مولفین کی طرف سے آپ کے ساتھ محبت کا ایک بہترین اظہار ہے۔ سیرت نبوی ﷺ کے متعدد پہلو ہیں جن میں ایک پہلو آپ کے خطبات بھی ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں بے شمار خطبات ارشاد فرمائے، مگر یہ سب خطبے اول تا آخر مکمل صورت میں کسی ایک کتاب میں ایک جگہ نہیں ملتے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب "خطبات رسول" محترم محمد رفیع الدین ہاشمی صاحب کی تصنیف ہے، جس میں انہوں نے آپکے خطبات کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ اللہ تعالی مؤلف کی اس محنت کو قبول فرمائے اور ہمیں آپ کے اسوہ حسنہ کو اپنانے کی بھی توفیق دے۔ آمین

4۔ ڈاکٹر نثار احمد / عہد نبوی میں ریاست کا نشوار تقاء (1941ء)

ڈاکٹر نثار احمد 1941 میں اٹاوا یوپی انڈیا میں پیدا ہوئے۔ وہیں اسلامیہ ہائی اسکول سے آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کراچی منتقل ہوگئے۔ اور جون 1948ء میں پاکستان آنے کے بعد پہلے ماڈل ہائی اسکول میں داخلہ لیا۔ 1956ء میں میٹرک کا امتحان دیا۔ 1961ء میں اسلامیہ کالج کراچی سے بی اے اور 1961ء میں شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی سے ایم۔اے۔ (اسلامی تاریخ) فرسٹ کلاس سیکنڈ پوزیشن میں مکمل کیا۔ اس کے بعد 1966ء میں ایم۔اے۔ (علومِ اسلامی) میں بھی فرسٹ کلاس

سیکنڈ پوزیشن حاصل کی۔ 1976ء میں "عہد نبوی ﷺ میں ریاست کا نشوو ارتقاء" کے موضوع پر اپنے استاد ڈاکٹر محمد سلیم کی زیر نگرانی پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی اور 1978ء میں ایل ایل بی کا امتحان (فرسٹ کلاس) میں پاس کیا۔
آپ نے تعلیمی سلسلے کے ساتھ ہی اپنی تدریسی مصروفیت کا بھی آغاز کر دیا تھا۔ چناں چہ آپ نے باقاعدہ تدریس کا آغاز 1969ء میں ماڈرن بک کالج کراچی سے کیا۔ اور یہاں آپ نے دو سال تک تدریس کے فرائض سر انجام دیے۔ پھر اکتوبر 1964ء میں آپ بہ حیثیت اسسٹنٹ لیکچر شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی سے منسلک ہوگئے۔ اسی دوران کچھ عرصے آپ نے ادارہ معارفِ اسلامیہ میں بھی تالیفی و تحقیقی خدمات انجام دیں۔[11]

سیرت طیبہ پر عصر حاضر کے معروف قلم کاروں میں سے ایک ڈاکٹر نثار احمد بھی ہے۔ "ڈاکٹر نثار احمد ایک خاموش طبع اور منکسر المزاج شخصیت کے مالک ہیں۔ وہ نمود و نمائش کی دنیا سے بہت دور اپنے علمی اور تحقیقی کاموں میں مصروف رہے۔ پیش نظر کتاب کا موضوع بہت سنجیدہ و علمی ہے مگر اس کا اسلوب بہت جاندار ہے۔

ڈاکٹر نثار احمد کی کتاب 'عہد نبوی میں ریاست کا نشوو ارتقاء' ان کا پی ایچ ڈی کا گراں قدر تحقیقی مقالہ ہے جو انہوں نے جامعہ کراچی میں شعبہ اسلامی تاریخ میں اپنی تدریسی ذمہ داریوں کے ساتھ لکھا مصنف صاحب کی تحقیقی تربیت ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی اور ڈاکٹر امیر احسن صدیقی جیسے جید اساتذہ اور محققین کے زیر سایہ ہوئی۔ زیر موضوع مقالہ میں ڈاکٹر صاحب نے اسلامی ریاست کی تاسیس اور نشو نما کے بارے میں پانچ ابواب پر مشتمل لکھا وقت دنیا کے مختلف ممالک میں مروج اور موجودہ جس کا تحقیقی کا تاریخی انفرادیت کا بھی حامل ہے۔
اس کے باب اول میں بعثت نبوی ﷺ کے نظام ہائے سیاسی پر بڑی بھرپور اور مفید گفتگو کی گئی ہے، ایسے تمام سیاسی نظاموں کو متعارف کراتے ہوئے جزیرہ نمائے عرب کے سیاسی ماحول، روایات اور نظام پر خصوصیت سے بحث کی ہے۔ اپنے اس مقالہ میں ڈاکٹر نثار احمد نے رسول اللہ ﷺ کی خارجہ پالیسی پر بھی بحث کی ہے اور انہوں نے داخلہ و خارجہ اسلوب سیاست کو موضوع بنایا ہے۔ عہد نبوی کی خارجہ پالیسی سے متعلق رقم طراز ہیں کہ: "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوششیں صرف داخلی امن وامان کے قیام عدل کے فروغ اور فتنہ و فساد کے دفیعہ تک محدود نہ تھیں اور نہ آپ کا منشا محض قومی مفاد کا تحفظ تھا بلکہ آپ کی حکومت کا قیام تمام انسانوں کی فلاح و نجات کے لئے عمل میں آیا تھا۔ آپ کی حکومت کا قیام تمام انسانوں کی فلاح و نجات کے لئے عمل میں آیا تھا آپ کی بعثت سارے عالم کے لئے تھی اور آپ تمام دنیا کو امن و سلامتی سے ہمکنار کرنے کے لئے آئے تھے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے اندرون عرب اور بیرون عرب کی چھوٹی بڑی طاقتوں، معاصر بادشاہوں اور امرا اور وساء اسے مناسب ملتے ہی ربط پیدا کیا انہیں دین حق کی دعوت دی، ضرورت کے تحت ان سے معاہدے کئے اور خط و کتابت کے ذریعے انہیں باضابطہ امن و سلامتی کا پیغام پہنچایا۔[12]

]

12۔ ڈاکٹر نثار احمد، عہد نبوی میں ریاست کا نشوو ارتقاء، ادارہ نشریات، لاہور، ۲۰۰۸ء، ص: ۴۱۸

5۔ منیر احمد خلیلی/سیرت سیدالابرار ﷺ/سیرت خیر العباد محمد ﷺ/خیر البشر حضرت محمد ﷺ کی افضلیت

جنوری 1944ء کو راولپنڈی ڈسٹرکٹ گجر خان میں پیدا ہوئے وہیں سے انٹر پرائیویٹ کیا، پھر بی اے اور ایم کی ڈگری حاصل کی، بی ایڈ کیا، چالیس سال شعبہ تدریس سے وابستہ رہے ایک سال اسلامک یونیورسٹی میں علماء اور آئمہ مساجد کو تقابل ادیان کے لیکچرز دیتے رہے بعد ازاں 13 سال تدریس پاکستان میں کرنے کے بعد تدریسی خدمات کے سلسلے میں دبئی اور اس کے بعد ابو ظہبی چلے گئے۔

اردو ہفت روزہ آئین، ایشیا، چٹان، تکبیر اور ندائے ملت کے علاوہ روزنامہ نوائے وقت، جسارت، نئی بات وغیرہ میں سینکڑوں کالم اور مضامین لکھے۔ ماہناموں میں ترجمان القرآن اور اردو ڈائجسٹ میں بھی لکھا، اس وقت تک 25 کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سیدالابرار ﷺ، سیرت خیر العباد ﷺ اور تکمیل اخلاق سمیت سیرت پاک ؐ کے مختلف گوشوں پر کُتب تالیف کیں۔

فیس بک اور واٹس ایپ پہ 5 منٹ کا درسِ قرآن دیتے ہیں۔ درس کا سلسلہ جو فاتحہ سے شروع کیا تھا وہ اب سورہ یوسف پہ ہے اس وقت 283 درس ہو چکے ہیں۔ اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں: سیرت رسول ﷺ پر لکھنا میرے لئے موجب سعادت بھی ہے اور باعث لذت بھی۔ قرآن مجید کے مطالعہ اور دروس کے بعد یہی میرا سب سے مرغوب موضوع ہے۔۔۔ سیرت کا موضوع بظاہر رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے تیئس سال کی داستان ہے لیکن اس موضوع کی اتنی جہتیں اور اتنے گوشے ہیں کہ ڈیڑھ ہزار سال سے اتنا لکھا اور بولا گیا ہے کہ کوئی جہانگیر و جہاں بان، کوئی فاتح اور جرنیل، کوئی فلسفی اور دانا حکیم، کوئی شاعر اور ادیب، یہاں تک کہ کوئی اور پیغمبر ایسا نہیں جس کی زندگی پر اتنا لکھا اور بولا گیا اور اتنا کچھ لکھے اور بولے جانے کے باوجود لکھنے اور بولنے والے یہ کہہ نہیں سکتے کہ اس موضوع کا حق ادا ہو گیا ہے۔[13]

6۔ ڈاکٹر خالد علوی/انسانِ کامل ﷺ (20 جون 1962)

ڈاکٹر خالد علوی اردو ادب کے ایک معروف نقاد، محقق اور استاد کے طور پر جانے جاتے ہیں ان کی متعدد کتب اور علمی تصانیف لکھیں ہیں ان کی کتابوں میں سیرت النبی ﷺ، اصولِ حدیث، دعوت و تربیت اور فکری و اخلاقی موضوعات شامل ہیں۔

عصر حاضر میں ڈاکٹر خالد علوی کی تصنیف 'انسان کامل' ایک منفرد کتاب ہے اس میں آنحضرت ﷺ کی شخصیت کے مطالعہ کا انداز عام سیرت نگاری سے بالکل مختلف ہے، مسلمانوں کے لئے نبی کریم ﷺ کی ذات بہترین نمونہ تقلید ہے لہذا شخصیت کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ بہت ضروری ہے جوں جوں مسلمان معاشرے مغربی استعمار کی سیاسی غلامی سے آزاد ہوتے گئے توں توں ان میں اپنے اسلامی تشخص کی طلب بڑھتی گئی ظاہر ہے اس تشخص کی بنیاد حضور ﷺ کی ذات کے سوا کوئی اور عملی مثال نہیں بن سکتی۔

ڈاکٹر خالد علوی صاحب نے اپنی تصنیف انسانِ کامل ﷺ جو کہ سات سو پچاس صفحات کی ضخیم کتاب ہیں انسانِ کامل ایک نظر میں آپ کی شخصیت کو شخصیت آئینہ ایام کے عنوان سے جمع کیا گیا ہے تمام غزوات کا ذکر ہے اور اس کے بعد آپ کی شخصیت کے عمدہ پہلو کو نمایاں کیا گیا ہے ۔ذی وقار شہری۔ صادق وامین تاجر، افصح العرب خطیب، اولوالعزم مبلغ وداعی، اعلیٰ ترین معلم انسانیت، کامیاب ترین داعی، بے مثال مربی ومزکی ،سپہ سالارِ اعظم، عظیم مدبر و منتظم، لاثانی مقنن، عدیم النظر منصف و قاضی، عظیم الشان معاشی و معاشرتی اسوہ، خلق عظیم وغیرہ۔

[13]۔ منیر احمد خلیلی، خیر البشر کی افضلیت، طفیل بک بینک، لاہور، ص: ا۔

انسان کامل ﷺ کا پہلا ایڈیشن 1974ء میں شائع ہوا تھا، اپنے نام اور مندرجہ بالا عنوانات و مضامین کے اعتبار سے بہت منفرد و جامع تحقیق ہے۔ خارجہ پالیسی کے حوالے سے آپ لکھا کہ امور داخلہ میں سر فہرست استحکام ملت تھا اور آپ نے وہ تمام طریقے اختیار فرمائے جن سے استحکام ملت ممکن تھا، اندرونی اطمینان و سکون کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ ریاست کے خارجی معاملات درست ہوں۔ آپ کے تدبر تنظیم نے خارجہ امور میں اسلامی ریاست کو عزت و وقار سے ہمکنار کیا، آپ کی خارجہ پالیسی کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل امور کا سمجھنا ضروری ہے۔

ا۔ دشمن سے باخبر رہنا۔ اس کی تدبیروں کا توڑ کرنا اور اسے مصالحت پر مجبور کرنا۔

۲۔ غیر متعلق لوگوں تک دعوت پہنچانا اور ممکن حد تک تبلیغ اسلام اور توسیع دین کی کوشش کرنا۔[14]

ان کی مشہور کتاب خطبات و مقالات سیرت سے ''حضور ﷺ بحیثیت رہبر امور خارجہ'' سے لیا گیا ہے۔

7۔ خرم مراد (3 نومبر 1932-19 دسمبر 1996)

خرم مراد صاحب ایک پاکستانی عالم اور جماعت اسلامی کے رکن تھے۔ خرم مراد صاحب اسلام کے موضوع پر کئی کتب کے مصنف تھے ۔ خرم مراد صاحب جماعتِ اسلامی پاکستان کے اسٹوڈنٹ ونگ ، اسلامی جمعیت طلبہ کے ناظم اعلیٰ (صدر) رہے۔ بعد میں خرم مراد صاحب نے پاکستان کے نائب صدر اور جماعتِ اسلامی بنگلہ دیش میں امیر (صدر) کے طور پہ خدمات انجام دیں۔ وہ اسلامک فاؤنڈیشن لیسٹر ، برطانیہ کے ٹرسٹی اور سابق ڈائریکٹر جنرل بھی رہے اور ترجمان القرآن لاہور کے مدیر بھی تھے۔

خرم مراد صاحب 3 نومبر 1932 کو وسطی ہندوستان کی ایک مسلم ریاست بھوپال میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے میٹرک 1947ء میں بھوپال سے کیا اور بعد ازاں ہجرت کے بعد کراچی میں ڈی جے سائنس کالج سے انٹر میڈیٹ کیا، انہوں نے کرچی یونیورسٹی سے بیچلر آف سول انجینئرنگ کیا ،1952ء میں گریجویشن کیا سنہ 1958ء میں انہوں نے یونیورسٹی آف منیسوٹا، امریکہ سے ماسٹر ڈگری حاصل کی۔

بہت سی کتب کے مصنف ہیں جس میں قرآن کا راستہ ، مغرب اور عالم اسلام ایک مطالعہ ، احیائے اسلام اور معلم ، محمد کون ہیں (انگلش) سیرت کی روشنی میں پیامِ زندگی، کلام نبوی کی صحبت میں ، کارکنوں کے باہمی تعلقات ، رمضان المبارک اور انقلاب زندگی، گفٹ فرام محمدؐ، سیرت محمدؐ کے البم سے چند تصویریں بہترین کتاب ہے۔

8۔ محمد عبد الحئی / حیاتِ طیبہ ﷺ (دسمبر 1910-16 جولائی 1987)

رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہر انسان کے لئے چاہے اس کا تعلق مشرق سے یا مغرب، ہدایت ور ہنمائی کا بہترین ذریعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے حیات طیبہ کے ہر پہلو میں نہایت اہم معلومات ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک سب سے زیادہ حیات طیبہ پر کتابیں لکھی گئی ہے ۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ پر تصانیف کے اعتبار سے ایک اہم تصنیف محمد عبد الحئی نے بھی لکھی۔ محمد عبد الحئی پاک و ہند کے اسلامی مصنفوں میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں، اعلیٰ تعلیم یافتہ اور نیم تعلیم یافتہ حضرات یکساں طور پر مستفید ہو سکتے ہیں اور اس انقلابی شخصیت (فداہ ابی وامی) سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں جس نے ہماری زندگی کے ہر پہلو کی رہنمائی کے لیے اسوہ حسنہ چھوڑا ہے۔ حیات طیبہ کی ایک خوبی یہ ہے کہ اسے بہت آسان زبان میں تحریر کیا گیا ہے شاید یہی وجہ ہے کہ اسے بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی ہے اور دیگر زبانوں میں بھی اس کے ترجمے ہوئے۔ اس کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس کا شمار زندانی ادب میں ہوتا ہے مولانا عبد الحئی کی خواہش تو پہلے سے تھی کہ اردو زبان میں سیرت پہ کوئی ایسی

14۔ ڈاکٹر خالد علوی، انسان کامل، الفیصل، لاہور، ۲۰۰۵، ص ۳۷۱۔

کتاب تیار کی جائے جس میں داعی اسلام کی حیات طیبہ کی تفصیل کچھ اس انداز میں پیش کی جائے کہ پڑھنے والے کہ سامنے اس کارِ عظیم اور اس تحری کا نقشہ آتا چلا جائے جس کو پورا کرنے پر حضرت مامور تھے حکومت کی مہربانی سے مولانا 12 اگست 1954 سے 11 اگست 1955 تکڈسٹرکٹ جیل بریلی میں رہے تو انہیں اپنی اس دیرینہ خواہش کی تکمیل کا موقع میسر آگیا۔ فرصت کے ایام کو مفید تر بنانے کے لئے انہوں نے اس کتاب کی تالیف کا ارادہ کیا اور علامہ شبلی نعمانیؒ کی سیرت النبی، مولانا مودودیؒ کی تفہیم القرآن اور جیل میں دستیاب ہونے والی چند مختصر کتابوں کی مدد سے انہوں نے یہ کتاب تصنیف کر ڈالی۔[15]

9۔ نعیم صدیقی / محسن انسانیت ﷺ (5 جون 1916-25 ستمبر 2002ء)

محسن انسانیت سے عالمگیر شہرت پانے والے نعیم صدیقی کا اصل نام فضل الرحمن تھا۔ مولٰنا نعیم صدیقی صاحب 4 جون 1916 میں چکوال میں پیدا

ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم قاضی سراج الدین کی نگرانی میں حاصل کرنے کے بعد قریب ہی کے ایک مدرسے سے فارسی میں سند فضیلت حاصل کی۔ پھر منشی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد جماعت اسلامی میں شمولیت اختیار کی۔ سید مودودیؒ سے کسبِ فیض حاصل کیا۔ تحریر و تقریر ہر دو میدانوں میں آپ نمایاں مقام رکھتے تھے۔ آپ کی شاعری حُسن و جمال کا مرقع اور پاکیزگی و سلامت روی کا اعلیٰ نمونہ تھی۔

حاصل کی۔ 1994 میں جماعت اسلامی سے الگ ہوئے اور اپنی ساتھیوں کے ساتھ ملکر تحریک اسلامی کے نام سے ایک اسلامی انقلابی جماعت بنائی۔ جو پاکستان میں اسلامی انقلاب کی جدوجہد کر رہی ہے۔ تحریک اسلامی کا ہیڈ کوارٹر کراچی میں ہے۔ آپ کی صحافتی زندگی کا آغاز ملک نصر اللہ خاں عزیز کے اخبار ''مسلمان'' سے ہوا۔ ہفت روزہ ایشیا، ترجمان القرآن، چراغِ راہ، شہاب، سیار میں ادارتی خدمات سرانجام دینے کے علاوہ روزنامہ تسنیم لاہور، قاصد لاہور اور جسارت کراچی اور ہفت روزہ تکبیر کراچی میں کالم نویسی اور مضمون نگاری کرتے رہے۔ تحریک ادب اسلامی 1942 میں آپ کی ادارت میں نکلنے والے ماہنامہ ''چراغ راہ'' کراچی سے ہوئی۔

نعیم صدیقی حرکت و عمل سے بھرپور ایک طویل اور انتہائی سادہ اور کفایت شعار زندگی گزارتے ہوئے تقریباً اٹھاسی سال کی عمر 25 ستمبر 2002 کو اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

حال ہی میں ادارہ معارف اسلامی منصورہ نے آپ کی خدمات کے اعتراف میں حیات و خدمات کے نام سے ایک مجموعہ شائع کیا ہے جس میں آپ کی حیات و خدمات پر تقریباً 28 مضامین، متعدد نظمیں، آپ کی اپنی تحریریں، خطوط، کچھ نثری مضامین، انٹرویو اور ان پر بعض نظمیں بھی شامل ہیں۔ جو آپ کی زندگی کے بیش تر پہلوؤں اور ان کی مختلف حیثیتوں صحافی، مقرر، مفکر، شاعر و ادیب کو سامنے لاتی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا اسلوبِ نظم و نثر کیا تھا، ان کے علمی منصوبے کتنے اُونچے پائے کے تھے۔ اسی طرح یہ کہ ادبیاتِ اُردو میں ان کی تخلیقات کس طرح منفرد حیثیت رکھتی ہیں۔ نعیم صدیقی اردو زبان کے مشہور اہل قلم اور بیس سے زائد کتب کے مصنف تھے۔

آپ نے دیگر موضوعات کے ساتھ سیرت کے موضوع پر قلم اٹھایا اور محسن انسانیت کے نام سے کتاب لکھی۔ محسن انسانیت کی ایک سطر محبت رسول کی خوشبو میں بسی ہوئی۔ نعیم صدیقی نے اپنی کتاب میں سیرت رسول کے ہر پہلو پر بڑی دلکش بحث کی ہیں جو قاری کو ایک فکر اور سوچ بھی فراہم کرتی ہے، انہی میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کا سیاسی نظریہ اور آپ کے سیاست خارجہ بھی ہے۔ محسن انسانیت میں نعیم صدیقی رسول اللہ ﷺ قلمبند کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

---

15 محمد عبد الحیٔ، حیات طیبہ، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۶۶ء، ص، ۳۔

"میرے نزدیک سیرتِ پاک کے مطالعہ کا ایک ہی مقصود ہے۔۔ حضور کے پیغام کی مشعل ہمارے سامنے اور پوری انسانیت کے سامنے ایک بار پھر نور پاش ہو اور قافلہ زندگی دورِ حاضر کی تاریکیوں میں اسی طرح جادہ فلاح کا سراغ پالے جس طرح اسے چھٹی صدی عیسوی کے بحران سے نجات پانے کا راستہ ملا تھا!"[16]

10۔ محمد عنایت اللہ اسد سبحانی/محمد عربی ﷺ

محمد عربی کا پہلا ایڈیشن (471۔صفحات)1966ء میں منظر عام پر آیا۔اور اب تک اس کتاب کہ بیسیوں ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں دیگر بہت سی زبانوں میں اس کا ترجمہ ہوا اور جماعتی لٹریچر میں سیرت مصطفی کا یہ گراں قدر سرمایہ ہے۔یہ کتاب ایک عربی کتاب کا نقشِ ثانی ہے۔اس کتاب میں مصنف نے صرف سیرت محمد ﷺ کو ہی بیان نہیں کیا بلکہ موقع بہ موقع سبق آموز پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔"

آپ کو جو پہلے دیکھتا اس پر آپ کی ہیبت طاری ہو جاتی۔آپ کے قریب جو رہتا،اسے آپ سے محبت ہو جاتی۔آپ کے اوصاف بیان کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا،نہ آپ کے بعد نہ آپ سے پہلے۔۔سیرت محمد ﷺ پر مولانا محمد عنایت اللہ اسد سبحانی کی دوسری کتاب 'جلوہ فاراں' ہے۔اس کتاب کی حیثیت سابقہ کتاب کا تتمہ و تکملہ کی ہے۔یہ کتاب چودہ ابواب پر مشتمل ہے لیکن اس میں سیرت نبوی کے مدنی عہد کا بیان ہے۔[17]

11۔ محمد یوسف اصلاحی/داعی اعظم ﷺ (9 جولائی 1932۔21 دسمبر 2021)

داعی اعظم کے مصنف جناب مولانا محمد یوسف اصلاحی صاحب سے ایک انٹرویو میں پوچھا گیا کہ آپ شروع سے اصلاحی تھے؟"میرا سوال سن کر کر مسکرائے۔ نہیں یہ اصلاحی ان معنوں میں نہیں ہے۔ مدرسہ اصلاح سے فارغ ہونے کے بعد اس مناسبت کے باعث یہ نام اختیار کیا۔یہ بات تب کی ہے جب میں ۲۱،۲۲ سال کا تھا،جب آدابِ زندگی لکھی،یہاں پاکستان میں آپ کے مخاطب صرف مسلمان ہیں وہاں اس کو ہندو اور سکھ بھی اتنے ہی شوق سے پڑھتے ہیں۔چونکہ اس میں براہِ راست مسلمانوں سے خطاب نہیں ہے،اس لیے پڑھنے والا رد عمل کا شکار نہیں ہوتا ہے ایسی پذیرائی اور تعارف کا کبھی سوچا تھا وہ بولے،"جب لوگ یوں سامنے اور غائبانہ تذکرہ کریں تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کبھی ذہن میں بھی نہیں تھا جو تحریریں اپنی بچیوں کے لیے لکھ رہا ہوں۔وہ یوں مقبول ہوں گی[18]۔

داعی اعظم پہلی بار اپریل 1975ء میں ماہنامہ ذکریٰ رام پور کے ایک خصوصی نمبر کی حیثیت سے شائع ہوئی اور خدا نے اس قدر مقبولیت عطا فرمائی کہ جلد ہی کتابی شکل میں بھی شائع کی گئی۔'داعی اعظم' زمانی ترتیب کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر کوئی مربوط اور مفصل تصنیف نہیں ہے بلکہ دعوت و تربیت کے پیشِ نظر ایک مختصر سا مجموعہ ہے۔۔۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور سیرت کے عظیم ذخیرے سے کچھ موثر،مستند اور ایمان افروز واقعات جمع کر کے سیرتِ رسول پاک کے چار پہلوؤں کی جھلکیاں پیش کی گئی ہیں۔پہلا باب 'شانِ بندگی' دوسرا باب 'داعیانہ تڑپ' تیسرے باب میں 'مثالی کردار' چوتھے باب میں 'تعلیم و تربیت' ہے کتاب بہت خوبصورت ہے اور اسلامی پبلی کیشنز لاہور نے اس کو شائع کیا ہے۔

16۔ نعیم صدیقی، محسن انسانیت، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص، ۵۳۔

17 ۔ محمد عنایت اللہ سبحانی، اسلامی پبلیکیشنز لاہور، ص ۹

12۔ مولانا سید جلال الدین عمری/اوراقِ سیرت ﷺ(1935-26اگست2022)

مولانا سید جلال الدین عمری جماعتِ اسلامی ہند کے سابق امیر، معروف اسلامی عالمِ دین، قائد، محقق اور مصنف تھے۔ انہوں نے تحریکِ اسلامی، تعلیم دین و تربیت اور اسلامی تصانیف کے کئی اہم کام کیا۔ جس میں چند مندرجہ ذیل ہیں سیرتِ رسول ﷺ کے اہم پہلوؤں پر فکری و تربیتی نکات تربیتِ اسلامی کے اصول، قرآنِ مجید اور ہم، اسلام اور جدید ذہن دین و سیاست، دعوتِ دین اور اس کے تقاضے، اسلامی تحریک ایک تعارف شامل ہیں اوراقِ سیرت نبوی ﷺ کتاب سیرتِ نبوی ﷺ پر مولانا سید جلال الدین عمری کے چند مضامین کا مجموعہ ہے۔ مولانا عمری اس وقت جماعتِ اسلامی ہند کے امیر ہیں وہ ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی کے صدر اور اس کے ترجمان سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی کے بانی و مدیر بھی ہیں اسلامیات کے مختلف موضوعات پر چار درجن سے زائد ان کی تصنیف علمی حلقوں میں بہت مقبول ہیں اور ان میں سے بہت سی کتابوں کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ہو گیا ہے۔

انسانی حقوق اور خاص طور پر حقوق نسواں ان کی دلچسپی کا خاص موضوع ہے۔ سیرت پہ ان کے مضامین ماہ نامہ زندگی اور سہ ماہی تحقیقات اسلامی میں شائع ہوتے رہے ہیں ان کے متعدد مضامین کتابچوں کی صورت میں شائع ہو رہے ہیں مثلاً رحمۃ للعلمین، سیرت اور تعلیمات۔ حضرت محمد ﷺ آخری رسول، آخری رہنما اور اب ان مضامین پر نظرِ ثانی کی ہے اور ان کا مجموعہ اوراقِ سیرت کے نام سے مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی سے شائع ہوا ہے۔

13۔ متین طارق باغپتی/رسول اکرم ﷺ کی سماجی زندگی(21 ستمبر 1921ء)

اصل نام محمد متین صدیقی ہے۔ 21 ستمبر کو باغپت ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ متین طارق باغپتی اردو کے سنجیدہ اور فکری مزاج کے ادیب، شاعر اور محقق تھے جنہوں نے اسلامی فکر اور سیرتِ نبوی ﷺ کو عصری سماجی تناظر میں پیش کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کی تحریروں میں علمی استدلال، سماجی شعور اور اخلاقی اصلاح کا امتزاج ملتا ہے۔ خصوصاً کتاب "رسولِ اکرم ﷺ کی سماجی زندگی" میں انہوں نے سیرتِ نبوی ﷺ کے سماجی پہلوؤں کو تحقیقی اسلوب میں واضح کیا اور یہ دکھایا کہ نبی کریم ﷺ کی زندگی انسانیت، عدل، مساوات اور باہمی احترام کا مکمل عملی نمونہ ہے۔ متین طارق باغپتی کی علمی خدمات اردو اسلامی ادب میں ایک معتبر اور سنجیدہ اضافہ سمجھی جاتی ہیں۔

محترم متین طارق باغپتی سادہ اسلوب میں لکھنے والے صاحبِ قلم ہیں۔ سماجی موضوعات پہ ان کی بہت سی کتابیں مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی سے شائع ہوئی ہیں انہوں نے خواتین اور بچوں کے لئے بھی لکھا ہے ان کی یہ پہلے کتاب معاشرۃ النبی ﷺ کے نام سے چھپتی تھی۔ اب اسے رسول اکرم ﷺ کی سماجی زندگی کے نام سے شائع کیا ہے۔ مصنف نے اس کتاب کا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے۔

حضرت محمد ﷺ قافلہ انسانیت کے آخری رہنما ہیں آپ کے اسوہ کاملہ میں بچے، بوڑھے، جوان، عورت، مرد سب کے لئے نمونہ ہے۔ آپ کی سیرتِ مبارکہ اور آپ کی زندگی کی پوری تفصیلات کے ساتھ موجود ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ آپ ایک اچھے شہری، ایک شریف پڑوسی، بہترین بھائی، شفیق باپ، ایماندار تاجر، عظیم قائد، بہادر جرنل اور ایک عادل جج، ایک ماہر قانون داں اور وسیع القلب مہمان نواز کی حیثیت سے گزار چکے ہیں۔ نیز ان کی ذات مہر و محبت، عفو و احسان، صبر تحمل، جود و سخا، ایثار و غم خواری، تواضع و انکساری، شجاعت و دلیری، عدل و انصاف، قیادت و سعادت اور زہد و تقویٰ کا مجمع البحرین تھی اس کی ایک جھلک زیر اوراق میں پیش کی گئی ہے۔

14۔مولانا سراج الدین ندوی/رسول خدا کا طریقہ تربیت(10 دسمبر 1952)

مولانا سراج الدین ندوی 10 دسمبر 1952ء کو پیدا ہوئے اور ایک معروف اسلامی عالم، محقق و مصنف ہیں جنہوں نے اسلامی تعلیم و تربیت اور سیرت النبی ﷺ کے موضوعات پر کئی علمی و تحقیقی کام کیے ہیں۔ مولانا سراج الدین ندوی برصغیر کے ممتاز عالمِ دین، محقق اور سیرتِ نبوی ﷺ کے سنجیدہ طالبِ علم تھے۔ انہوں نے اسلامی تعلیمات کو بالخصوص تربیت، اخلاق اور سیرت کے زاویے سے پیش کیا اور علمی انداز میں یہ واضح کیا کہ نبی اکرم ﷺ کا اسلوبِ تربیت ہر دور کے لیے قابلِ عمل نمونہ ہے۔ ان کی تصنیف "رسولِ خدا ﷺ کا طریقۂ تربیت "کو خاص اہمیت حاصل ہے، جس میں قرآنی اصولوں اور سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں اسلامی تربیت کا جامع خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

مولانا سراج الدین کا علمی مرتبہ اس وجہ سے نمایاں ہے کہ انہوں نے محض روایت پر اکتفا نہیں کیا بلکہ تحقیقی، تجزیاتی اور اصلاحی اسلوب اختیار کیا۔ سادہ مگر مضبوط استدلال، حوالہ جاتی دیانت اور تربیتی فکر ان کی تحریروں کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ اسلامی علوم، خصوصاً سیرت و تربیت کے میدان میں ان کی خدمات انہیں ایک معتبر اور باوقار عالم کی حیثیت عطا کرتی ہیں۔

مولانا سراج الدین ندوی کی یہ کتاب (۱۲۰ صفحات) سیرت نبوی پر ایک قیمتی معلومات فراہم کرتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی تربیت سے فیض اٹھا کر صحابہ کرام کی جو جماعت تیار ہوئی وہ اخلاق و کردار کی بلند ترین مقام پر فائز تھی۔ یہ حضرات آپ کی تربیت پاکر کندن بنتے گئے اور ان کی ایسی مثالی شخصیت ظاہر ہوئی جس کی نظیر پیش کرنے سے انسانی تاریخ قاصر ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے وہ بنیادی نکات پیش کئے جنہیں رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کی کردار سازی میں پیش نظر رکھتے تھے۔ ہر نکتہ کی تشریح کرتے ہوئے انہوں نے کتبِ حدیث و سیرت سے بہت سی مثالیں پیش کی ہیں۔

15۔ڈاکٹر سید محمد لقمان اعظمی ندوی/عہدِ نبوی ﷺ کا مدنی معاشرہ، قرآن کی روشنی میں:(2001-1938)

یہ راقم سطور کے قلم سے ڈاکٹر سید محمد لقمان اعظمی ندوی کی کتاب مجتمع المدینہ المنورہ فی عصر النبوۃ کما یصورہ القرآن کا اردو ترجمہ ہے یہ اصلاً ڈاکٹر صاحب کا تحقیقی مقالہ ہے، جس پر انہیں پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی تھی۔ اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ مدینہ طیبہ کا ماحول ہجرت کے بعد کس مرحلہ بہ مرحلہ بدلتا رہا، وہاں کے اجتماعی، معاشی اور سیاسی نظریات میں کیا کیا تبدیلیاں واقع ہوئیں؟ ان شعبوں میں کیا کیا عملی اقدامات کئے گئے؟ ور وہ کون کون سے اہم واقعات تھے جو مدنی معاشرے میں انقلابی حرکت کا سبب بنے؟

ڈاکٹر اعظمی کی یہ گراں قدر تحقیق ایک قابلِ قدر سرمایہ ہے۔

16۔افضل حسین/پیارے رسول ﷺ(1990-1918)

افضل حسین (1918–1990) اردو کے ممتاز عالم، محقق اور مصنف تھے جنہوں نے سیرتِ نبوی ﷺ اور اسلامی تعلیمات کے موضوعات پر نمایاں خدمات انجام دیں۔ ان کی تصنیف **"پیارے رسول ﷺ "** علمی اور تربیتی اعتبار سے ایک معتبر کام ہے، جس میں نبی اکرم ﷺ کی زندگی، اخلاق اور کردار کو نہ صرف تاریخی تناظر میں پیش کیا گیا بلکہ عملی زندگی کے لیے رہنمائی بھی فراہم کی گئی ہے۔

جماعت اسلامی ہند کی درسیات کا نقشِ اول جناب افضل حسین کا تیار کردہ ہے۔ انہوں نے بچوں کے لئے کہانی کی کتابیں بھی لکھیں ہیں۔ سیرتِ رسول پر ان کی کتاب 'پیارے رسول' (32 صفحات) کے نام سے ہے۔ اس میں انہوں نے بہت آسان زبان میں اختصار کے ساتھ آنحضرت کے خاندان، پیدائش، بچپن، جوانی، نبوت اور مکی اور مدنی زندگی کے احوال بیان کئے ہیں۔ آپ کے اخلاق اور معمولات کا تذکرہ کیا ہے۔

آخر میں پیارے نبی کی پیاری باتیں کے عنوان سے چالیس حدیثیں ذکر کی ہیں،اس کتاب کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں بیش تر ذیلی عنادین کے بعد بچوں کے لئے سوالات بھی درج کئے گئے ہیں۔اس سے بچوں کو مضامین ذہن نشین کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

17۔عرفان خلیلی صفی پوری/آپ ﷺ کیسے تھے؟

عرفان خلیلی صفی پوری اردو کے معاصر مصنف اور محقق ہیں جنہوں نے سیرتِ نبوی ﷺ اور اسلامی تعلیمات پر کئی علمی و تربیتی کام کیے ہیں۔ان کی معروف تصنیف ”آپ ﷺ کیسے تھے؟ “خاص طور پر نبی اکرم ﷺ کی شخصیت،اخلاق،عادات اور رویوں کو عام قاری کے لیے قابل فہم انداز میں بیان کرنے کے لیے مشہور ہے۔

سیرت پر عرفان خلیلی(م1996)کی کتاب 'ہمارے حضور ﷺ 'اور آپ کیسے تھے؟ علمی وادبی حلقوں میں بہت معروف ہیں۔آپ کیسے تھے؟ میں عرفان صاحب نے بہت انوکھا انداز اختیار کیا ہے،کتاب کا اندازہ اس کے ذیلی عناوین سے کیا جا سکتا ہے۔چند عناوین یہ ہیں: آپ گفتگو کیسے کرتے تھے؟آپ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔آپ وعدے کے پکے تھے۔آپ بدزبانی سے پرہیز کرتے تھے۔آپ کو غیبت سے نفرت تھی۔ آپ میٹھے بول بولتے تھے۔آپ کس طرح کھاتے پیتے تھے؟آپ بہت شرمیلے تھے۔ آپ بہت رحم دل تھے ۔ آپ سلام میں پہل کرتے تھے۔آپ نفاست پسند تھے وغیرہ۔ہر عنوان ایک ہی صفحہ میں ختم ہو جاتا ہے۔زبان بچوں کے معیار کے مطابق بہت آسان استعمال کی گئی ہے۔

18۔حافظ محمد ادریس/رسولِ رحمت ﷺ تلواروں کے سائے میں(17اکتوبر1945)

حافظ محمد ادریس 17اکتوبر 1945ء کو چک میانہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔جماعت اسلامی میں مختلف مناصب پر خدمات انجام دیں اور انہوں نے کئی موضوعات پر تحریری کام بھی کیا۔ حافظ ادریس ایک دینی،علمی اور ادبی شخصیت کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ان کو زبان وبیان پر عبور و کمال حاصل ہے آواز کے جوش جذبے سننے والوں کو اپنے سحر میں جکڑ لیتے ہیں۔تاریخی واقعات خصوصاً آپ کی حیاتِ مبارکہ کے پہلووں کو اس خوبصورتی سے بیان کرتے ہیں کہ سامعین اپنے آپ کو اس جگہ محسوس کرتا ہے۔'رسولِ رحمت تلواروں کے سائے میں' جیسے کے عنوان سے ظاہر ہے کہ آپ کے غزوات کو اس میں بیان کیا کہ آپ ایک عظیم قائد کس طرح میدان جنگ میں نڈر اور بے باک سپہ سالار ہے۔

19۔ڈاکٹر روفہ اقبال/عہدِ نبوی کے غزوات وسرایا

ڈاکٹر روفہ اقبال **پاکستان کی معروف** اسلامی اسکالر، مصنفہ، محققہ اور مقررہ **ہیں**۔ وہ بالخصوص اسلامی فکر، خواتین کے مسائل، سماجی اصلاح، تربیتِ نسلِ نو اور سیرتِ نبوی ﷺ کے موضوعات پر پہچانی جاتی ہیں۔

ڈاکٹر رؤفہ اقبال کا تعلق علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ہے مصنفہ اس کتاب کے تعارف میں رقم طراز ہیں: عہدِ حاضر میں مذاقِ تحریر و تصنیف نے جو ایک انداز اختیار کیا ہے اس کے تحت اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تاریخ تحقیق کے نام پر مستشرقین پر اعتراضات کرتے رہیں ہیں جس سے جدید تعلیم یافتہ طبقہ کافی متاثر نظر آتا ہے۔حال ہی میں The new Educational Encyclopedia کے نام سے ایک تالیف اہلِ علم کے سامنے آئی ہے جس کا مقالہ نگار لکھتا ہے ”جب محمد کے پیرووں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا تو انہوں نے اپنے عقائد بزور شمشیر منوانے کی ٹھانی اور جنگ کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا بالآخر انہوں نے پورا ملک عرب فتح کر ڈالا“۔یہ وہ زہر ہے جو مستشرقین نے ہر اس ذہن میں ڈالا،جس نے اسلام کا گہرائی سے نہ مطالعہ کیا نہ اس کو سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن کیا تھا؟؟

زیر نظر مقالہ میں اس حقیقت کو پوری طرح واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہر غزوہ میں اور سریہ کو جنگ کہنا غلط ہے غزوہ وسریہ درحقیقت وہ کوشش ہے جس کے ذریعے اسلام کو دوسروں تک پہنچایا جا سکتا ہے اور اس کے راستے میں حائل قوتوں کا استیصال کیا جا سکے تاریخی

واقعات شاہد ہیں کہ نہ تو غزوہ میں جنگ ہوئی اور نہ ہر سریہ اس مقصد کے لئے بھیجا ہی گیا آپ کے غزوات کا مقصد دنیا کی ساری جنگوں سے مختلف اور ہر قسم کی تباہ کاریوں سے قطعی طور پر پاک وصاف ہے بلکہ آپ کی جنگوں میں اقوام کو ذلت و مصیبت کے بدلے راحت و عزت نصیب ہوئی۔[19]

20۔بنت الاسلام/سراج منیر

بنتُ الاسلام ایک معروف اسلامی، اصلاحی اور خواتین و بچیوں کے لیے مخصوص رسالہ/تحریری سلسلہ ہے جو برصغیر میں شائع ہوتا رہا ہے۔اس کا مقصد مسلم خواتین کی دینی، اخلاقی اور سماجی تربیت ہے۔

قلم کے ذریعے جہاد کرنے والی شہرت و ناموری سے حد درجہ گریزاں رہنے والی پاکیزہ ہستی کو زمانہ 'بنت الاسلام'' کے قلمی نام سے جانتا اور پہنچانتا ہے۔اصل نام نسیم آرا تھا۔گورنمنٹ کالج لاہور میں اسلامیات کی بہترین، مشفق استاد رہیں ان کے والد جماعت اسلامی کے بانیان میں شمار ہوتے ہیں، بچھتر افراد کا جو پہلا اجتماع ہوا وہ آپا بنت الاسلام کے گھر ہوا جہاں پہ وہ بتاتی تھیں کہ خواتین نے بھی اس اجلاس کی کاروائی سنی تھی۔ان کا گھرانہ بہت علمی و ادبی تھا حریم ادب کی بنیاد ان کی بہن نے رکھی، رسالہ بتول کی مدیرہ رہیں، زندگی بے بندگی شرمندگی کی چودہ کتابیں لکھیں جو اسلام کے نظام اخلاق کا احاطہ کرتی ہیں جس میں ہر کتاب سے اسلام کی محبت، سنت کی پیروی اور علم کی روشنی پھوٹتی ہے ساری زندگی تعلیم و تعلم میں گزاری۔سیرت پہ آپ کی کتاب 'سراج منیر' اپنی مثل آپ ہے اس کے علاوہ اسوہ حسنہ لکھی ''اس مجموعے کو مرتب کرنے کے مقصد اصل میں یہ تھا کہ پڑھنے والوں کے دلوں میں خدا اور خدا کے رسول کی محبت اور دین اسلام کے احکام پر عمل کرنے کا شوق اور جذبہ پیدا ہو''۔[20]

21۔افشاں نوید/محمد ﷺ مسکراتے تھے ہمیشہ مسکراتے

افشاں نوید ایک معروف اسلامی لکھاری اور اصلاحی مصنفہ ہیں۔ان کی تحریریں بالخصوص خواتین کی دینی و اخلاقی تربیت، خاندانی زندگی، حجاب، کردار سازی اور اسلامی اقدار کے موضوعات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ان کا اسلوب سادہ، دل نشیں اور نصیحت آموز ہے، جس کی وجہ سے طالبات اور گھریلو خواتین میں خاص مقبولیت رکھتا ہے -افشاں نوید صاحبہ زمانہ طالب علمی سے قلم و قرطاس سے رشتہ قائم رہا، روزنامہ جسارت میں نوید فکر کے نام سے کالم لکھتی ہیں، سیاسی معاشرتی، تاریخی، مذہبی موضوعات پر خوب لکھا، نوید فکر 'احوال دیگر، سیدۃ فاطمۃ الزہرۃ۔رمضان ساحل امان، بدلتی قدریں اور ہماری ذمہ داریاں، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مسکراتے تھے ہمیشہ مسکراتے تھے کتابی شکل میں شائع ہوئیں۔مصنفہ کا لکھنے کا انداز اتنا دلکش ہے کہ قاری ایک نشست میں ان کی تحریر پڑھتا ہے، لکھتی ہیں:"کتنا خوبصورت ہوتا ہو گا وہ منظر جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوں گے۔تب کائنات مسکراتی ہو گی آپ کے اصحابؓ ان لمحوں میں رشک کرتے ہوں گے، جن وملائک وجد میں آجاتے ہوں گے[21]

22۔ڈاکٹر رخسانہ جبین/ناموس رسالت ﷺ اور ہم

رخسانہ جبین صاحبہ پیشے کے اعتبار سے ڈاکٹر ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا بھی دی ہے لکھنے کی محبت بھی قدرت کا عطیہ ہے معروف اسکالر ہیں آن لائن لیکچر دیتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے انتظامی صلاحیتوں سے مالا مال کیا ہے، سیرت پر کام کیا ہے اور کر رہی ہیں۔سیرت النبی صلی

19۔ڈاکٹر روفہ اقبال، عہد نبوی ﷺ میں غزوات و سرایا، دار اشاعت اسلامی، لاہور، ص ۹۔

20۔بنت الاسلام، اسوہ حسنہ، اسلام کپبلیکیشنز لمیٹڈ لاہور، ج ا، ص ٦۔

21 -افشاں نوید، محمد مسکراتے تھے، مکتبہ خواتین میگزین، ملتان روڈ لاہور، ص ۳۔

اللہ علیہ وسلم اور خواتین، حالاتِ حاضرہ میں سیرت کا پیغام، ناموسِ رسالت اور ہم، ہم سیرت کا مطالعہ کیوں کریں؟، اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تصنیفات ہیں۔

23۔ڈاکٹر حسین بانو/ نبی اکرم ﷺ کی سفارت کاری و خارجہ پالیسی

اپنے موضوع پر منفرد ایک علمی تحقیقی کاوش جو سیرت ایوارڈ یافتہ کتاب بھی ہے۔ مصنفہ کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جو استادِ محترم ڈاکٹر حافظ محمد ثانی کی نگرانی میں مکمل ہوا۔ یہ اپنے موضوع کے لحاظ سے بہت انفرادیت رکھتی ہے کہ سیرت میں نبی کریم ﷺ کی سیاسی زندگی کے حوالے سے لوگوں نے کم ہی بات کی ہے، ڈاکٹر حمید اللہ نے کیوں کہ بین لاقوامی تعلقات میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی تھی اور ان کیہ کئی تصانیف اسی موضوع کا احاطہ کرتی ہیں اور مصنفہ نے بھی بین الاقوامی تعلقات میں خارجہ پالیسی کو پڑھا تو سوچا اسی کو پی ایچ ڈی کے مقالے کا موضوع بنایا جائے ،اس پر بہت کچھ لکھا جا رہا ہے یہی اس کتاب کی مقبولیت کی وجہ بھی ہے۔ مصنفہ رقمطراز ہیں کہ:

> ”رسول اللہ ﷺ نے سلطنت مدینہ کے خارجہ تعلقات ان ہی اصولوں کی بنیاد پر رکھی تھی اور آپ کے خارجہ سیاست کے یہ وہی اصول ہیں جن کی بنیاد پر آپ نے ۲۳ سال کے قلیل عرصے میں عرب سے لے کر عجم تک کی طاقتوں کو اپنا ہمنواء بنایا اور کئی مملکتیں آپ کی خارجہ پالیسی اور آپ کی تعلیمات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنے لگیں اور انہوں نے اپنی سلطنتیں آپ کی قدموں میں نچھاور کر دی تھی۔“[22]

خلاصۂ تحقیقی مقالہ

- سیرتِ رسولِ اکرم ﷺ کی روایت ابتدا ہی سے سینہ بسینہ منتقل ہوتی رہی اور بعد ازاں قلم و قرطاس کے ذریعے ایک مستقل علمی و فکری ورثے کی صورت اختیار کر گئی۔ اس طویل سفر میں بے شمار اوراق رقم ہوئے جن کے ہر لفظ میں نبیِ آخر الزماں ﷺ سے والہانہ محبت اور عقیدت کی جھلک نمایاں ہے۔ یہ سلسلہ دورِ نبوت سے شروع ہو کر قیامت تک جاری رہے گا۔ زیرِ نظر مقالہ بھی اسی فکری و محبت آمیز روایت کی ایک کڑی ہے۔
- اس تحقیقی مطالعے میں جماعتِ اسلامی کے بانی سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ سے لے کر جماعت کے عام اور ادنیٰ کارکنان تک، سیرتِ طیبہ ﷺ پر تحریر کردہ کتب و تصانیف کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ اگرچہ ان تحریروں کے اسالیب مختلف ہیں—— کہیں سادہ اور عام فہم، کہیں ادبی، کہیں تحقیقی اور علمی—— مگر ان سب کا مقصد واحد ہے: سیرتِ نبوی ﷺ کو ہر مسلمان کی زندگی کا حصہ بنانا۔ یہ ادب بچوں سے لے کر بڑوں تک، اور عام قاری سے لے کر محقق تک، سب کو مخاطب کرتا ہے۔
- مقالے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ وابستگانِ جماعتِ اسلامی نے سیرتِ نبی ﷺ پر محض تحریر ہی نہیں کی بلکہ قاری کو ذاتِ محمدی ﷺ سے جوڑنے اور عملی زندگی میں نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کی ترغیب دی ہے۔ ان تصانیف میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا پیش کردہ نظام آج بھی قابلِ عمل ہے اور اسی کے ذریعے انسانیت حقیقی فلاح و نجات حاصل کر سکتی ہے۔

---

22 ۔ نبی اکرم ﷺ کی سفارت کاری اور خارجہ پالیسی، ادارہ تحقیقات، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کراچی ۲۰۱۸ء، ص ۱۲۔

- آخر میں یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ اس موضوع پر کام کرنے والوں کی فہرست مکمل نہیں اور نہ ہی اس مختصر مطالعے میں اس عظیم علمی سرمایہ کا پورا حق ادا ہو سکا ہے۔ اگر اس موضوع پر مزید تفصیلی تحقیق کی جائے تو ایک نہیں بلکہ متعدد جامع دستاویزات مرتب کی جا سکتی ہیں۔